Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

بے قرار روح

---تحریر: ملک اسد یاسین ماموں کانجن---

تم --تم-تم --تو مر چکی تھی پھر یہاں کیسے۔

ہاں میں مر چکی ہوں تم لوگوں نے مجھے مار دیا تھا لیکن یہ میں نہیں ہوں میری روح ہے جو تم سے انتقام لینے آئی ہے میں وہی کچھ کروں گی جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا۔ میں تم تینوں میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ تڑپا تڑپا کر ماروں گی جس طرح تم لوگوں نے مجھے تڑپا تڑپا کر مارا تھا۔ بالکل اسی طرح میں تم لوگوں کو ماروں گی۔ عامر ایک طرف کھڑا تھا اس کو بہت دکھ ہو رہا تھا کہ اس کی محبوبہ کو ان لوگوں نے مار دیا ہے وہ ان تینوں کو دیکھ رہا تھا جو ڈرے ہوئے تھے آسیہ کو دیکھ کر ان کے چہرے زرد پڑ گئے تھے آسیہ ان کے سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی ان کی بے بسی پر ہنس رہی تھی وہ بھی اس وقت ایسے ہی بے بس تھی لیکن انہوں نے اس کی ایک بھی نہ سنی تھی اسے مار دیا تھا پھر وہ ان کو کیسے چھوڑ سکتی تھی اس نے اپنے منہ سے آگ نکالی اور ایک تیز پھونک ماری آگ سیدھی ہارون کی طرف بڑھی اس کے کپڑوں کو آگ لگ گئی اور وہ چلانے لگا چیخنے لگا لیکن کوئی بھی اس کو بچانے والا نہ تھا سب اس کے پاس موجود تھے لیکن اس کو بچانے والا کوئی نہ تھا پھر اس نے ان دونوں کو بھی مار دیا ان کا خون پی گئی۔ -ایک سنسنی خیز اور ڈراؤنی کہانی۔

ہارون اور عامر گہرے دوست تھے بچپن سے لے کر اب تک اکھٹے پڑھتے آئے تھے دونوں میٹرک کے سٹوڈنٹ تھے پڑھائی میں بہت اچھے تھے اور وہ دونوں کرکٹ کے بہت ہی شوقین تھے وہ اکثر شام کے وقت کرکٹ کھیلنے چلے جاتے تھے دونوں یک ہی محلے مین رہتے تھے ہارون ایک امیر گھرانے سے تعلق رکھتا تھا اور عامر غریب گھر کا لڑکا تھا ایک بات یہ ہے ہارون کل چار بہن بھائی تھے بھائی دو تھے اور دو ہی بہنیں تھیں ہارون چھوٹا تھا اور اس کا بڑا بھائی باپ کے ساتھ کام کرتا تھا وہ اپنے باپ کا بزنس سنبھالتا تھا اور اپنی زندگی بڑی خوشی سے گزار رہا تھا ہارون صاحب کی والدہ بھی امیر گھرانے کی عورت تھی اور کافی مذہبی گھرانے کی تھی اور ہارون کی دو بہنیں تھیں جو کے پڑھ رہی تھی ایک ساتویں جماعت میں زیر تعلیم تھی اور اس سے چھوٹی پانچویں جماعت میں پڑھتی تھی عامر بھائیوں مین سب سے چھوٹا تھا اس کی سب سے بڑی بہن تھی جو کہ اپنے گھر میں خوش تھی عامر کل سات بہن بھائی تھے عامر کے بھائی پڑھے لکھے ہیں اور مزدوری کرتے ہیں اور عامر کی ایک بہن ہے جو کہ اپنی ماں کے ساتھ کام کاج کرنے میں ان کا ہاتھ بٹاتی ہے ان دونوں کی دوستی پورے سکول میں مشہور تھی جس کی وجہ سے ہر کوئی ان کو ہر کوئی عزت کی نظر سے دیکھتا تھا ان دونوں کی ذہانت کی وجہ سے ان کے اساتذہ کو اپنے شاگردوں پر بہت فخر تھا آخر وہ دن بھی آ گیا -جس کا عامر اور ہارون کو بے چینی سے انتظار تھا آج ان کا پہلا پیپر تھا ادھر عامر اپنے گھر سے

www.urdupalace.com

ہارون کے پاس پہنچا وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا وہ دونوں سکول جا پہنچے پیپر دے کر چلے گئے۔اب دونوں دوست امتحان سے فارغ تھے ایک دن عامر گھر میں بیٹھا ہوا تھا اس کی امی آئی اور اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور پوچھا۔ عامر بیٹا کیا بات ہے تم پریشان بیٹھے ہو۔

امی جان میں سوچ رہا ہوں کہ اب میں فارغ ہوں رزلٹ تو تین مہینے بعد آئے گا اس وقت تک میں کوئی کام کر لیتا ہوں اس کی امی نے کہا۔ایسی بات دوبارہ مت کرنا جب تک عامر بیٹا تمہاری پڑھائی ہے تم دل لگا کر پڑھائی کرو اور کام کی نہ سوچو۔امی یہ بات بھی آپ کی ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا اور اب میں ہارون کے گھر جا رہا ہوں اور شام تک واپس آ جاؤں گا۔

ٹھیک ہے جاؤ بیٹا لیکن جلدی آ جانا پھر عامر چلا گیا اور ہارون کے دروازے پر دستک دی اس کی امی نے دروازہ کھولا۔

آنٹی ہارون گھر پر ہے۔ہاں بیٹا وہ گھر پر ہی ہے آؤ اندر آ جاؤ۔وہ ایک طرف کو ہوئی تو وہ اندر چلا گیا ہارون کمپیوٹر پر گیم کھیل رہا تھا۔ہارون نے جب عامر کو دیکھا تو حیران رہ گیا۔آج ہمارے گھر میں آپ۔۔ ہاں یار گھر میں بیٹھا ہوا بور ہو رہا تھا سوچا تم کو جا کر مل لوں۔

ہاں اچھا کیا میں بھی بور ہو رہا تھا اس لیے گیم لگا کر بیٹھ گیا۔ابھی ہم لوگ باتیں کر رہے تھے کہ کھانا آ گیا۔جو کہ ہارون کی امی دے کر چلی گئی تھی۔ یار تم نے تو یہ تکلف کیا ہے۔اس کی بلا کیا ضرورت تھی۔

اس میں تکلف کی کیا بات ہے یہ سب تمہاری قسمت ہے جو تمہیں مل گیا ہے وہ مشہور کہاوت ہے نان دانے دانے پر لکھا ہے کھانے والے کا نام۔ یہ آپ کے نصیب کا تھا سو تم کو مل رہا ہے اس کی بات سن کر میں ہنس دیا اور پھر ہم دونوں نے مل کر کھانا کھایا اور کچھ دیر باتوں کے بعد میں اپنے گھر آ گیا۔ دوسرے دن ہارون میرے گھر آیا اس وقت میں بھینس کو چارہ ڈال رہا تھا وہ میرے پاس آ گیا اس نے کہا۔عامر صاحب آج ہم نے کرکٹ کھیلنے جانا ہے میچ کھیلنا ہے اور یہ میچ ہم نے جیتنا ہے۔دوپہر کا وقت تھا کھانے کا ٹائم تھا عامر کی امی دونوں کے لیے کھانا لے آئی۔آنٹی اس کی کیا ضرورت تھی۔

بیٹا یہ آپ کے مقدر میں تھا جو چیز جس کے مقدر میں تھی وہ خود بخود اسے مل جاتی ہے یہ کھانا آپ کے مقدر میں تھا پھر ہم نے کھانا کھالیا اور کرکٹ کھیلنے کے لیے چلے گئے ہارون نے اپنے پاپا کی گاڑی نکالی اور اس پر سوار ہو گئے۔تھوڑی دیر بعد گراؤنڈ پہنچ گئے وہاں پر دوسرے لڑکے بھی موجود تھے جو کہ کھیلنے کی پریکٹس کر رہے تھے ہم نے وہاں گاڑی روکی اور گراؤنڈ میں چلے گئے ہم نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا میچ بیس اوور کا تھا ہارون نے ستر رنز بنائے عامر نے اسی بنائے اس ٹیم اور کل سکور دو سو پچیس تھے اب دوسری ٹیم کی باری تھی عامر اور ہارون نے اچھی بولنگ کروائی اور دو سو پر ساری ٹیم آؤٹ ہو گئی ہم نے میچ جیت لیا۔ اب شام ہو چکی تھی عامر نے کہا۔یار ہارون بھوک بھی بہت لگی ہوئی ہے اور دیر کافی ہو چکی ہے اب کیا کرنا چاہئے ہارون نے کہا عامر اس میں سوچنے والی کون سی بات ہے کھانا کسی اچھے سے ہوٹل سے کھائیں گے اب یہاں سے جانے کی سوچو میں آپ کی سمجھا نہیں ہوں۔

یار تم تو میری بات پر پریشان ہو گئے ہو میرا مطلب ہے کہ پہلے ہم یہاں سے جاتے ہیں پھر کچھ کھاتے ہیں اس کی بات پر دونوں ہی ہنس

www.urdupalace.com

دیئے اور پھر دونوں کسی ہوٹل پر جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھ گئے اور ابھی گاڑی کچھ ہی آگے گئی تھی کہ ان کی گاڑی خراب ہوگئی ۔ارے یہ کیا ہوگیا۔ یہ اچانک خراب کیسے ہوگئی

اب کیا کرنا ہے عامر نے کہا۔

کرنا کیا ہے میں خود ہی دیکھتا ہوں کہ اسے کیا ہوا ہے اتنا کہ کر ہارون گاڑی سے نیچے اترا گاڑی کو اچھی طرح چیک کیا عامر اندر بیٹھا تھا اور دعا کرر ہا تھا کہ یا اللہ گاڑی اسٹارٹ ہوجائے شام کے سات بج رہے تھے وہ مزید پریشان ہوگیا اور پھر ہارون سے کہا ۔یار اللہ کا نام لو اور گاڑی چلاؤ۔

یار گاڑی نے نہیں چلنا ۔چاہے جتنی مرضی کوشش کرلو اتنی جلدی کچھ بھی نہیں ہونے والا ہے اب ایک ہی حل ہے آرام سے گاڑی کے اندر بیٹھ جائیں صبح کو چلے جائیں گے اس کے علاوہ کوئی بھی حل نہیں ہے ۔ہارون نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

یار تم گاڑی چلانے کی کوشش تو کرو۔

ٹھیک ہے آخری کوشش کر کے دیکھتا ہوں آگے ہماری قسمت ہارون نے اتنا کہہ کر گاڑی اسٹارٹ کرنے کی کوشش کی جو اسٹارٹ ہوگئی عامر خوشی سے بولا میں نے کہا تھا ناں کہ اس کو اسٹارٹ کرو دیکھا ہوگئی ناں اسٹارٹ ۔اور جب میں نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تو میرے پاؤں سے زمین نکل گئی رات کے نو بج چکے تھے ہر طرف گہرا اندھیرا پھیل چکا تھا ایسے میں سکوت کا عالم تھا اور اندھیرا ہونے کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہیں دے رہا تھا کہتے ہیں ناں کہ مصیبت آتی ہے کون سا پوچھ کر آتی ہے ہم نے اللہ کا نام لیا اور اپنی منزل کی طرف چل دیئے میں نے یہ روڈ کئی بار دیکھا تھا اس کے بارے میں سنا تھا کہ ایک قبرستان ہے جو بہت بڑا ہے جس کے بارے میں سنا تھا کہ وہ قبرستان دوسو سال پرانا ہے اور یہ بھی سنا تھا وہاں پر بہت ہی خوفناک روحیں رہتی ہیں۔ اور جو کوئی بھی غلطی سے اس قبرستان میں چلا جاتا ہے وہ پھر زندہ واپس نہیں جاتا۔ وہ روحیں اس کو مارڈالتی ہیں اور میرا خیال ٹھیک ثابت ہوا کچھ ہی دیر میں وہ قبرستان ہمیں دیکھائی دیا اس کو دیکھتے ہی میں کانپ کر رہ گیا۔ وہ بھی ڈر گیا۔ اب کیا جائے۔ وہ گھبرائے ہوئے انداز میں بولا۔

کچھ نہیں ہوگا تم گاڑی چلاتے جاؤ۔

میں نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا حالانکہ میں اندر سے خود بھی ڈر رہا تھا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے گاڑی کا خراب ہونا ہمارا یوں لیٹ ہوجانا کچھ نہ کچھ گڑ بڑ تھی۔ ہم نے دیکھا کہ یکدم تیز ہوا چلنے لگی جسے دیکھ کر ہارون گھبرا گیا پھر ہارون کو عامر کی بات یاد آگئی کاش میں عامر کی بات مان لیتا اور جس کی وجہ سے ہم دونوں کو ذلیل نہ ہونا پڑتا اب پچھتانے کیا فائدہ بڑوں کی مثال ہے کہ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت عامر نے ہارون سے کہا۔

کیا سوچ رہے ہو ہارون نے کہا۔

کچھ نہیں بس ہماری گاڑی قبرستان سے نکل جائے قبرستان بھی اتنا بڑا ہے کہ جہاں تک دیکھو یہ ہی دکھائی دیتا ہے یہاں پر کافی پرانے درخت تھے جن کو دیکھ کر ڈر لگتا تھا اگر ہماری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید اس دنیا سے ویسے ہی چلا جاتا گاڑی ایک بار پھر خراب ہوگئی گاڑی قبرستان کے عین وسط میں خراب ہوئی تھی اب ہم پریشان ہوگئے ہماری گاڑی کی لائٹیں جل رہی تھی اور چاروں طرف اندھیرے اندھیرے کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا ہم نے گاڑی اسٹارٹ کی لیکن ناکام ہوگئے پھر یکدم عامر کی نظر سامنے پڑی

www.urdupalace.com

دیکھا تو دو روحیں ان کی طرف ہی آ رہی تھی۔
وہ۔ وہ دیکھو۔ عامر نے ہارون کو کہا۔
کیا ہے۔ وہ ڈرے ہوئے انداز میں بولا۔
وہ۔ وہ۔ اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔
شاید روحیں ہیں۔ ہاں ہاں۔ ایسا ہی ہے لیکن یہ کس کی ہیں ہمیں ان کو جا کر دیکھنا ہوگا۔ ہارون نے کہا۔ اس نے ڈرے ہوئے انداز میں کہا۔ دور سے ہمیں نہیں پتہ تھا کہ وہ روحیں کس کی ہیں ہم ان کو دیکھ کر ڈر گئے تھے جب ہم نے غور سے دیکھا تو وہ ایک لڑکی تھی اور ایک لڑکا تھا
تم ایک کوشش کرو شاید گاڑی اسٹارٹ ہو جائے اور ہم ان روحوں سے چھٹکارا مل جائے۔ کچھ بھی فائدہ نہیں ہے میں کئی بار کوشش کر چکا ہوں لیکن یہ اسٹارٹ نہیں ہو رہی ہے لگتا ہے ہمیں ان روحوں کا مقابلہ کرنا ہوگا ان کو آنے دو پھر دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔
یار ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے تم کوشش کرو ہو سکتا ہے کہ گاڑی اس بار اسٹارٹ ہو جائے۔ عامر نے کہا تو وہ ایک بار پھر گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا اور گاڑی پھر اسٹارٹ ہو گئی۔
واؤ۔ ہارون خوشی سے بولا۔ یار جلدی سے اور تیزی سے چلاؤ۔ عامر نے کہا ہم کسی طرح اس بھیانک قبرستان سے نکل جائیں۔
ہارون تیزی سے گاڑی چلانے لگا۔ اور دونوں روحیں ان کے سامنے آ گئیں اور گاڑی کو روکنے کی کوشش کرنے لگیں۔
یار تم نے گاڑی کو نہیں روکنا چاہے کچھ بھی ہو جائے عامر نے ڈرے ہوئے انداز میں کہا۔ اور ہارون نے ایسا ہی کیا اور گاڑی کو قبرستان سے باہر لانے میں کامیاب ہو گیا۔ گاڑی قبرستان سے باہر نکلی تو ان دونوں کو سکون سا مل گیا۔ جب ٹائم دیکھا تو رات کا ایک بج رہا تھا اس وقت جو اتنا ٹائم ہوا تھا وہ ہماری اپنی غلطی سے ہوا تھا اب ہم دونوں کو بھوک لگی ہوئی تھی کھانا ہوٹل میں ہی کھائیں گے۔ ہارون نے کہا اور گاڑی کا رخ ایک ہوٹل کی طرف موڑ دیا۔ اور ہوٹل کے سامنے گاڑی جا کر روک دی۔ ہم نے وہاں کھانا کھایا اور پھر گھر کا رخ کیا۔ جب ہارون گھر پہنچا تو اسکی امی نے دروازہ کھولا۔ کہاں تھے تم اتنی رات بیت گئی ہے تمہاری کوئی بھی خبر نہیں ہے ہم سب لوگ تمہاری وجہ سے اتنے پریشان تھے۔
امی جان ہم میچ کھیلنے گئے تھے لیکن اتنے لیٹ ہو گئے۔ مجھے اب نیند آ رہی ہے میں سونا چاہتا ہوں ہارون اتنا کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ ہارون سو گیا صبح اسے اس کی امی نے جگایا۔ اٹھو بیٹا۔ کیا آج سارا دن سونے کا ہی ارادہ ہے ماں نے پیار سے پوچھا۔
نہیں امی جان ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بس زوروں کی نیند آئی ہوئی تھی ہارون نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔ جلدی اٹھو کھانا تیار ہے یہ بات کہہ کر ہارون کی امی کمرے سے باہر چلی گئی ہارون اٹھا اور ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھانے چلا گیا پھر کچھ دنوں کے بعد ہارون اور عامر کا میٹرک کا رزلٹ آ گیا عامر کی پہلی پوزیشن آئی تھی اور ہارون کی دوسری پوزیشن تھی آج وہ دونوں بہت خوش تھے خوش کیوں نہ ہوتے بات ہی خوشی کی تھی وہ دونوں دوست شہر میں تھے اور باتیں کر رہے تھے عامر نے کہا ہارون اب آپ کے کیا ارادے ہیں۔ ہارون بولا میں شہر میں جا کر کالج میں داخلہ لوں گا عامر نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ ہوں جس کالج میں تم جاؤ گے میں بھی اس کالج میں داخلہ لوں گا عامر نے کہا کہ میرے گھر والے تو مان گئے ہیں اب ہم کو چاہئے کہ کالج میں جلد از جلد داخل ہو جائیں۔ ہارون گھر آ گیا

www.urdupalace.com

اور اپنی امی سے رائے لی امی میں کالج میں داخل ہونا چاہتا ہوں تو بیٹا اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے تو تمہارا دوست عامر تمہارے ساتھ کالج میں ہوگا امی عامر میرے ساتھ کالج میں جائے گا تو ٹھیک ہے تم تیاری کرو ادھر عامر گھر بیٹھا تھا عامر نے کہا امی میں کالج میں داخلہ لینا چاہتا ہوں۔

امی نے کہا بیٹا یہ تو بہت اچھی بات ہے بیٹا اپنی پڑھائی پر توجہ دو اور کھانا ٹائم پر کھانا اور اساتذہ کا احترام کرنا اور ہاں کالج جاکر ہمیں بھول نہ جانا امی یہ آپ کیسی بات کر رہی ہیں بھلا میں آپ کو کیسے بھول سکتا ہوں یہ بات آپ کے ذہن میں آئی کیسے عامر بیٹا میں تو آپ کو یہ بات سمجھا رہی تھی امی میں نے اور ہارون نے کل کو یہاں سے چلے جانا ہے اور ہم کالج جا رہے ہیں میں سامان باندھ لوں ٹھیک ہے بیٹا۔ ہم تمہارا سامان باندھ دیتے ہیں۔ عامر نے کہا مجھے ہارون کے پاس جانا ہے وہ کیا کر رہا ہے عامر گھر سے نکلا اور ہارون کے گھر کی طرف چل دیا۔ ہارون گھر میں ہی تھا عامر نے کہا تیاری مکمل ہے ہمیں کل ہی نکل جانا چاہیے یہ تو بہت اچھی بات ہے تمہارے پاس ہر چیز ہے فی الحال تو سب ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہے وہ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے اگلے دن ہم دونوں نے سامان اٹھایا اور گھر والوں کی دعائیں لی اور شہر کی طرف چلے گئے ہم شہر چلے گئے کالج تھوڑی دور تھا پھر ہم کالج پہنچ گئے جہاں ہم دونوں با آسانی سے داخلہ مل گیا آج ہمارا پہلا دن تھا عامر اپنے ڈیکس پر اکیلا بیٹھا تھا یہاں پر لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے پڑھتے تھے عامر نے دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت لڑکی کالج میں آئی جو دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی اس کے لمبے بال تھے ہرنی جیسی چال تھی گلابی ہونٹ تھے ایسے جیسے وہ جنت کی حور لگ رہی تھی۔ عامر نے اسے دیکھا تو وہ اسے پہلی ہی نظر میں ملاقات میں دل دے بیٹھا دل کیوں دیتا وہ لڑکی تھی ہی اتنی خوبصورت اتفاق سے وہ لڑکی عامر کے ساتھ ہی بیٹھی تھی عامر بہت خوش ہوا کہ وہ جس لڑکی کو چاہتا ہے وہ اس کے پاس ہی بیٹھی ہے۔ وہ سوچنے لگا کہ میں اس سے اس کا نام پوچھتا ہوں لیکن پھر اس کو خیال آیا کہ کہیں وہ برا ہی نہ مان جائے لیکن وہ نہ رہ سکا اور اس لڑکی کو سلام کر دیا۔ لڑکی نے جواب اچھے انداز میں دیا۔ اس کا انداز دیکھ کر وہ سوچنے لگا کہ کام بن سکتا ہے تب اس نے اس کا نام پوچھ لیا۔ جی میرا نام آسیہ ہے مگر یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں عامر نے کہا۔

ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔

آسیہ نے کہا تمہارا نام کیا ہے۔

میرا نام عامر ہے۔

عامر میٹرک میں کتنے نمبر لیے تھے۔

جی میں نے فرسٹ پوزیشن لی ہے۔

واؤ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے آپ ویسے بھی مجھے بہت ذہین لگتے ہیں۔

جی شکریہ لیکن آپ نے کتنے نمبر لیے تھے۔

میرے نمبر بہت ہی کم آئے تھے۔

پھر بھی کتنے عامر نے پوچھا۔

اس نے نمبر بتائے تو عامر نے کہا۔

میں آپ کو پڑھا دیا کروں گا۔

ویری گڈ۔ وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

کالج میں چھٹی ہوگئی عامر اور ہارون اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے ہارون نے عامر کو کہا عامر صاحب وہ لڑکی کون تھی جس کے ساتھ تم آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ کون سی لڑکی ۔عامر نے بات کو چھپاتے ہوئے کہا۔ اتنے بچے بھی نہ بنو بتاؤ وہ لڑکی کون تھی جو تمہارے ساتھ بیٹھی تھی۔ وہ وہ دراصل وہ میری کلاس فیلو ہے ہم ایک

www.urdupalace.com

دوسرے سے باتیں کر رہے تھے وہ بہت ہی اچھی لڑکی ہے ہارون نے کہا۔ پہلی ہی ملاقات میں کہہ دیا کہ وہ بہت ہی اچھی لڑکی ہے۔

چلو چھوڑو ان باتوں کو اپنا سبق یاد کرو جو ہم ن کل کو اپنے پروفیسر کو سنانا ہے چلو جلدی کرو ویسے بھی ہم اپنے گھر سے پڑھنے کے لیے آئے ہیں لہذا ہم کو پڑھنا چاہیے پھر ہارون نے کہا چلو کھانا کھانے چلیں ویسے بھی مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے اور ایک ہوٹل کی طرف چل دیئے وہاں ایک سیٹ پر بیٹھ گئے پھر وہاں پر بیٹھ کر کھانا کھایا اور کمرے میں آ گئے ۔اور پھر سو گئے ۔صبح سات بجے اٹھے کپڑے بدلے کھانا کھایا اور کالج چلے گئے اصل میں وہ دونوں ہوسٹل میں رہتے تھے وہ کالج میں پہنچ گئے عامر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا آسیہ ابھی تک نہیں آئی تھی پھر تھوڑی دیر بعد آسیہ بھی آ گئی اور عامر کے ساتھ ہی بیٹھ گئی عامر کو اس کو دیکھ کر اس کی جان مین جان آئی۔

عامر صاحب کیسے ہیں آپ۔

جی ٹھیک ہوں آپ کی کمی محسوس کر رہا تھا

وہ کس خوشی میں ۔اس لیے کہ آپ میری کلاس فیلو ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ تم خوب پڑھو تا کہ تم ایف اے میں فرسٹ پوزیشن لے سکو۔

عامر تم بہت ہی اچھے انسان ہو ویسے آپ کے پاپا کیا کرتے ہیں۔

وہ مزدوری کرتے ہیں اور پھر اس نے اپنی کہانی سنا دی جس کو سن کر وہ بہت دکھی ہوئی۔اور اس کی آنکھوں مین آنسو آ گئے۔عامر تمہاری کہانی بہت دکھی ہے تمہارے بھائی پڑھے لکھے ہیں اور مزدوری کرتے ہیں۔میرے پاپا فیکٹری میں کام کرتے ہیں میں آپ کے بھائی کے کام کی بات کرونگی۔

اگر تم میرا یہ کام کر دو تو میں تمہارا یہ احسان پوری زندگی نہیں بھولوں گا پھر چھٹی ہو گئی عامر آسیہ کے ساتھ باتیں کرتا جا رہا تھا باتوں باتوں میں کہنے لگا کہ میرا ایک دوست ہارون ہے وہ تمہارے بارے میں پوچھ رہا تھا کوشش کرنا کہ ہماری بات ہارون تک نہ پہنچے وہ امیر آدمی ہے بہت خود غرض ہے ہمیشہ اپنی بات منواتا ہے اچھا میں اب چلتا ہوں پانچ بجے پھر آؤں گا تم تیار رہنا اپنا پتہ تو دو آسیہ نے کارڈ دیا پھر عامر اپنے کمرے میں آ گیا عامر نے کپڑے بدلے اور فریش ہو کر کھانا کھایا اور اپنا پڑھنے لگا اب میری پڑھائی ختم ہوئی ٹائم دیکھا تو ساڑھے چار بجے تھے عامر فوری اٹھا اور اپنے کمرے سے باہر نکلا اور آسیہ کے ایڈریس پر چلا گیا۔اور اس نے اس کا گھر تلاش کر لیا اور جا کر بیل دی دروازہ آسیہ نے ہی کھولا ۔تم اس وقت یہاں وہ اسے دیکھتے ہی بولی۔ہاں آپ سے ملنے کو دل چاہ رہا تھا سو چلا آیا۔

آپ بہت اچھے ہیں۔وہ مسکرائی۔

کیا مجھے اندر نہیں آنے دو گی۔

کیوں نہیں جناب آیئے۔

وہ ایک طرف ہٹ گئی اور عامر اس کے گھر میں داخل ہو گیا وہ اس کی بیٹھک میں جا کر بیٹھ گیا۔ پھر آسیہ کتابیں لے کر اس کے پاس آ گئی اور عامر سے پڑھنے لگی کافی دیر تک وہ باتیں بھی کرتے رہے اور پڑھتے بھی رہے پھر عامر بولا۔

میں اب چلتا ہوں۔

نہیں ایسے نہیں کھانا کھا کر جانا۔

نہیں پھر سہی مجھے جلدی ہے وہ بولا۔

ٹھیک ہے اپنا دھیان رکھنا۔

او کے۔اس نے کہا اور چل دیا اور پھر ان کی ملاقات ایسے ہی ہونے لگی ہارون جو عامر کا دوست تھا وہ ان دونوں کی دوستی سے بہت جلتا تھا

www.urdupalace.com

اس نے کہا۔ عامر تم میرے بچپن کے دوست ہو میں نہیں چاہتا کہ تم کسی مصیبت میں پھنس جاؤ۔

کیا مطلب میں تمہاری بات سمجھا نہیں ہوں

میرا مطلب ہے تم جس لڑکی کے چکروں میں پڑے ہوئے ہو وہ اچھی لڑکی نہیں ہے۔

پلیز ہارون دوبارہ یہ بات اپنے منہ سے بھی نہ نکالنا ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہوگا۔ دن گزرتے گئے آسیہ اور عامر کی دوستی بڑھتی رہی ہارون نے عامر کو دوست ماننے سے انکار کر دیا تھا اب ان دونوں کی دوستی دشمنی میں بدل گئی تھی امتحان بھی سر پر آ گئے تھے عامر تیاری میں مصروف تھا آج پہلا پیپر تھا دونوں نے بہت اچھی تیاری کی تھی پیپر بہت اچھا ہوا تھا سب سے اچھا ہوا تھا عامر اور آسیہ کا پھر دوسرا پیپر بھی اچھا ہوا آخر سب ہی پیپر اچھے ہوئے۔ اور پھر ایک ایک کر کے سب ہی پیپر اچھے ہو گئے ہارون اسی سوچ میں تھا کہ وہ کسی طرح سے آسیہ کو راستے سے ہٹا دے اب چونکہ امتحان ختم ہو گئے تھے اور عامر گھر جانے کی تیاری کرنے لگا اس نے کمرے میں جا کر اپنا سامان پیک کرنا شروع کر دیا جب اس نے اپنا بیگ دیکھا تو اس میں پیسے نہیں تھے وہ پریشان ہو گیا میرے پیسے کس نے نکالے ہیں ہارون کمرے میں آیا تو حیران ہو گیا اور بولا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے پیسے میں نے نکالے ہیں۔

عامر بولا اگر تم کو پیسوں کی ضرورت تھی تو مجھ سے مانگ لیتے۔

• وہ بولا میں تم کو کبھی بھی پیسے نہیں دوں گا اور میں دیکھتا ہوں کہ کون تمہارے کام آتا ہے۔

تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی میری مدد نہیں کرے گا۔ عامر یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ ہارون نے اپنا سامان باندھا اور اپنے گھر چلا گیا عامر سیدھا آسیہ کے گھر چلا گیا دروازہ آسیہ نے ہی کھولا اور پھر وہ اس کو اندر لے گئی۔ وہ اس کو پریشانی میں ڈوبا ہوا دیکھ کر بولی۔ خیر تو ہے تمہارا چہرہ اترا ہوا کیوں ہے۔ اور اس قدر بجھے بجھے سے کیوں ہو۔ آسیہ ہارون نے میرے بیگ سے پیسے نکال لیے ہیں اور وہ دینے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ اور پھر سب کچھ اس نے آسیہ کو بتا دیا۔

عامر آپ کو فکر کرنے کی کوئی بھی ضرورت نہیں ہے میرے ہوتے ہوئے تم پریشان مت ہو میں ابھی لا کر دیتی ہوں اتنے میں آسیہ کی امی بھی آ گئی اور اس نے کہا کہ عامر بیٹا آسیہ تمہاری بہت تعریفیں کرتی ہے تم ایک سال یہاں آتے رہے ہو۔ آسیہ نے تمہارا کچھ مسئلہ بتایا ہے یہ لو یہ پیسے رکھ لو شکریہ آنٹی جی اتنا کہہ کر عامر نے ان سے پیسے لے لیے اور واپس چلا آیا۔ اور پھر اپنے گھر پہنچ گیا تو سب گھر والے بہت ہی خوش ہوئے بیٹا امتحان کیسے ہوا امی جان بہت ہی اچھا ہوئے ہیں پیپر اور پھر سب سے وہ ملتا رہا اور پندرہ دن ہو گئے اس کی ہارون سے ملاقات نہ ہو سکی تو اس کا دل چاہا کہ وہ ہارون سے جا کر ملے یہ سوچ کر وہ اس کے گھر چلا گیا اور پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہوا ہے تو وہ گھر واپس آ گیا۔ اور سوچنے لگا کہ وہ کس شہر میں جا سکتا ہے

ہارون اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر آسیہ کو اغوا کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ صبح سے کوشش کر رہے تھے آخر کار آسیہ کو کام کے سلسلے میں شہر جانا پڑ گیا تو وہ پیدل ہی جا رہی تھی اب تھوڑے مکان تھے انہوں نے موقع دیکھتے ہی اس کو اٹھوا لیا اور ایک ویرانے میں لے گئے وہ ان کی منتیں کرتی رہی کہ مجھے چھوڑ دو لیکن انہوں نے کہا تم کو ہم چھوڑنے کے لیے اٹھا کر نہیں لائے ہیں تم سے

www.urdupalace.com

ایک ایک بات کا حساب لینا ہے پھر انہوں نے اس کو خوب مارا یہاں تک کہ ہارون نے اس کے پیٹ میں چھری گھونپ دی۔ وہ تڑپنے لگی وہ اس کی موت کا تماشہ دیکھتے رہے جب اس کی سانسیں بند ہوگئی تو وہ اس کو ایک کھنڈر میں پھینک کر فرار ہو گئے۔

تین ماہ بیت گئے اس کو مرے ہوئے رزلٹ بھی آچکا تھا آسیہ کی پہلی پوزیشن آئی تھی عامر بہت خوش تھا وہ کالج گیا اور اگلی کلاس میں بیٹھ گیا وہ اکیلا تھا ہارون بھی اکیلا تھا آسیہ بھی کلاس میں نہیں آئی تھی عامر پریشان ہوگیا کہ آسیہ کیوں نہیں آئی ہے وہ اس کو دیکھنے کو ترس رہا تھا لیکن وہ اس کو کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی ۔ایک دن بیت گیا پھر دوسرا دن بیت گیا یوں پورا ہفتہ بیت گیا لیکن آسیہ کالج میں نہ آئی تو اس نے اس کے گھر جانے کا پروگرام بنا لیا کہ یکدم اس کو آسیہ کی آواز سنائی دی۔

آسیہ تم کہاں میرے سامنے آؤ۔

عامر میں تمہارے سامنے نہیں آسکتی ہوں میں مر چکی ہوں مجھے مار دیا گیا ہے۔ یہ سننا تھا کہ عامر جیسے پاگل ہوگیا۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔

ہاں میں ٹھیک کہہ رہی ہوں میں مر چکی ہوں اور پھر اس نے ساری کہانی عامر کو سنا دی۔ کہ مجھے تمہارے دوست نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مار دیا ہے اس نے مجھ سے بہت زیادتی کی ہے میری روح اس کی وجہ سے بھٹک رہی ہے میں اس سے انتقام لینے کے لیے بے چین ہو رہی ہوں۔ تم اس کام میں میرا ساتھ دو۔

آسیہ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میرا دوست اتنا گھٹیا بھی ہو سکتا ہے دیکھو تمہاری پہلی پوزیشن آئی ہے۔

وہ یہ سن کر مسکرائی اور بولی کہ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے لیکن مجھے اب کیا فائدہ پوزیشنوں کا۔ ہاں جانتا ہوں کہ اب تمہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن میں اس درندے کو زندہ نہیں چھوڑوں گا جس نے میری جان کو مارا ہے اتنا کہہ کر وہ اپنے کمرے میں جانے لگا وہاں پہنچا تو وہ تینوں دوست پرسکون نیند سوئے ہوئے تھے عامر وہاں کھڑا رہا آسیہ کی روح اس کے پیچھے کھڑی تھی آسیہ کی روح نے ان تینوں کو جگایا۔ وہ تینوں اٹھے تو آسیہ کو دیکھ کر حیران رہ گئے ان کو یقین نہیں آرہا تھا کہ ان کے سامنے آسیہ کھڑی ہے ان کی زبانیں گنگ ہوگئی تھیں۔

تم۔۔تم۔تم۔۔تو مر چکی تھی پھر یہاں کیسے

ہاں میں مر چکی ہوں تم لوگوں نے مجھے مار دیا تھا لیکن یہ میں نہیں ہوں میری روح ہے جو تم سے انتقام لینے آئی ہے میں وہی کچھ کروں گی جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا۔ میں تم تینوں میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ تڑپا تڑپا کر ماروں گی جس طرح تم لوگوں نے مجھے تڑپا تڑپا کر مارا تھا۔ بالکل اسی طرح میں تم لوگوں کو ماروں گی ۔عامر ایک طرف کھڑا تھا اس کو بہت دکھ ہو رہا تھا کہ اس کی محبوبہ کو ان لوگوں نے مار دیا ہے وہ ان تینوں کو دیکھ رہا تھا جو ڈرے ہوئے تھے آسیہ کو دیکھ کر ان کے چہرے زرد پڑ گئے تھے آسیہ ان کے سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی ان کی بے بسی پر ہنس رہی تھی وہ بھی اس وقت ایسے ہی بے بس تھی لیکن انہوں نے اس کی ایک بھی نہ سنی تھی اسے مار دیا تھا پھر وہ ان کو کیسے چھوڑ سکتی تھی اس نے اپنے منہ سے آگ نکالی اور ایک تیز پھونک ماری آگ سیدھی ہارون کی طرف بڑھی اس کے کپڑوں کو آگ لگ گئی اور وہ چلانے لگا چیخنے لگا لیکن کوئی بھی اس کو بچانے والا نہ تھا سب اس کے پاس موجود تھے لیکن اس کو بچانے والا کوئی نہ تھا۔ وہ

www.urdupalace.com

تڑپ تڑپ کر مر رہا تھا چیخ رہا تھا اور دوسرے ساتھی آسیہ سے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہے تھے۔ظالموں یاد کرو وہ دن میں نے بھی تم سے اسی طرح زندگی کی بھیک مانگی تھی لیکن تم نے مجھے زندگی نہ دی تھی مجھے مار دیا تھا اور اب۔اب میں تم کو کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔ جس طرح تمہارا یہ دوست جل کر مرا ہے اسی طرح تم بھی جل کر مرو گے۔لیکن نہیں میں تم کو جلاؤں گی میں تمہارا خون پی جاؤں گی مجھے پیاس لگی ہوئی ہے تم نے مجھے پیاسہ مارا تھا مجھے پیاس لگی ہوئی ہے اتنا کہہ کر اس نے ایک لڑکے کا گریبان پکڑ کر او، اٹھ ! اور اس کی گردن میں اپنے دانت گھبو دیئے۔اس کا خون پینے لگی۔وہ اس کے ہاتھوں میں تڑپ تڑپ کر مر گیا اس نے اس کو ایک طرف پھینک دیا میری پیاس اب بھی نہیں بجھی ہے اس نے دوسرے لڑکے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میں اپنی پیاس بجھاؤں گی۔

اتنا کہہ کر اس نے اس کو بھی گردن سے پکڑ لیا اور اس کا بھی خون پینے لگی وہ بھی اس کے ہاتھوں میں تڑپنے لگا اور پھر وہ بھی تڑپتے تڑپتے ٹھنڈا ہو گیا۔اس نے اس کو بھی ایک طرف پھینک دیا اور ایک گہری سانس لیتے ہوئے بولی۔عامر میرا انتقام پورا ہو گیا ہے۔اب تم نے میرا ایک کام کرنا ہے ایک کھنڈر میں میری لاش پڑی ہوئی ہے اس کو اٹھا کر دفن کرنا ہے۔

آسیہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

ہاں کرو کون سی بات کرنی ہے۔

آسیہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔

نہیں عامر تم ایسا نہ کہو اب ایسا کہنے کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہے میں مر چکی ہوں اور مرے ہوئے انسانوں سے ۔۔۔تم کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ کر شادی کر لینا مجھے بہت خوشی ہوگی۔اتنا کہہ کر وہ غائب ہو گئی اور عامر ان تینوں کو دیکھتا رہا پھر وہاں سے نکل گیا۔ دوسرے دن اس نے کھنڈر میں جا کر اس کی لاش کو تلاش کیا لاش کیا تھا ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ وہاں پڑا ہوا تھا وہ اس کو اٹھا کر اس کے گھر لے گیا جب اس کے گھر والوں نے آسیہ کے جسم کو ہڈیوں کے ڈھانچے میں دیکھا تو رونے چیخنے لگے لیکن اس کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتے تھے ماسوائے دفنانے کے انہوں نے اس کو نماز جنازہ کے بعد دفن کر دیا۔وہ سب قبرستان سے چلے گئے لیکن عامر اس کی قبر پر کھڑا رہا اس نے دیکھا کہ آسیہ کی روح ایک درخت کے ساتھ کھڑی تھی وہ بہت خوش تھی کہ اس کے جسم کو دفنا دیا گیا ہے۔ وہ دھیرے دھیرے عامر کے پاس آئی۔

عامر میں تمہاری شکر گزار ہوں کہ تم نے میرے مردہ جسم کو تلاش کر کے مجھے میرے مقام تک پہنچا دیا اب میری روح کو قرار مل گیا ہے میں جا رہی ہوں اور آج کے بعد میں تم کو کبھی بھی دکھائی نہیں دوں گی تم گھر جا کر شادی کر لینا اتنا کہہ کر وہ غائب ہو گئی۔وہ اسے دیکھ کر روتا رہا۔ آسیہ کے گھر والوں نے اس کو کہا کہ تم یہاں رہا کرو کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ آسیہ کی کمی تمہارے وجود سے ہمیشہ ہمارے سامنے رہے۔وہ ان کے گھر میں رہنے لگا۔ پھر اس نے ایف اے بھی کر لیا۔ اس بار پھر اس کی پہلی پوزیشن آئی تھی اور آسیہ کے پاپا نے اس کو سرکاری نوکری پر لگوا دیا۔اور ایک سال بعد اس کی شادی کر دی۔ عامر اپنے گھر نہیں گیا تھا اور نہ ہی اس نے اپنی شادی پر کسی گھر والے کو بلایا تھا۔اس کے چار بچے ہیں اب۔ اور وہ بہت خوشیوں بھری زندگی بسر کر رہا ہے۔

----

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com